اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ۱؎

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ... قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

نمبر ۵۹ | مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۲ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ر رجب ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

683. Sh. Mohd Amin
Fazal Karim & Co 75
College Street
Calcutta

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا ہنوز ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔ ناسازیٔ طبع کے باعث اس دفعہ بھی حضور جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ اور مولانا شیر علی صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا جس میں حضور کے ارشاد کے ماتحت چندہ جلسہ سالانہ میں حصہ لینے کی احباب کو تحریک فرمائی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو مرکز میں آنے والے مہمانوں کی دینی تعلیم و تربیت کے کام پر لگایا گیا ہے۔

بٹھنڈہ میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں قرآن کریم کے کامل الہامی کتاب ہونے پر مضمون پڑھنے کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ نے مولوی دل محمد صاحب کو روانہ کیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

(فرمودہ ۱۶ر نومبر ۱۹۰۲ء)

فرمایا۔" دل کا پاک کرنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک اِنسان اپنی پہلی زندگی پر ایک موت وارد نہ کرلے۔ اور یہ محسوس نہ کرلے۔ کہ مَیں اب وُہ نہیں رہا۔ جو پہلے تھا۔ اس وقت تک سمجھ لو۔ کہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جب اُسے یہ معلوم ہو۔ کہ میری وُہ زندگی اور طول امل نہیں رہا تو یہ قدم تقوٰے پر ہوگا۔ یاد رکھو نفس انسان کو بڑے دھوکے دیتا ہے۔ بیگانہ مال کی طمع کرتا حسد کرتا۔ اور دُوسروں کے مال کے زوال اور نقصان کا آرزومند ہوتا ہے۔ اسوقت نفس آخری حالت میں ہوتا اور نکلنے کے قریب ہوتا ہے۔ اور ان سے رہائی خُدا کے خوف سے ہوتی ہے"

(الحکم ۲۴ر نومبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

سری گوبند پور میں جلسہ

۱۸-۱۹-۲۰- نومبر ۱۹۳۲ء کو جماعت احمدیہ سری گوبند پور کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ خیال ہے۔ کہ مناظرہ بھی ہوجائے گا۔ ارد گرد کی جماعتوں کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور انصار اللہ کو اس جلسہ کی کامیابی کے لئے خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

مقدمہ میں کامیابی

موضع جمبٹ ضلع لدھیانہ میں غیر احمدیوں نے احمدیوں پر ایک جھوٹا فوجداری مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ جو عرصہ تین ماہ تک چلتا رہا۔ مورخہ ۳۱- اکتوبر ۱۹۳۲ء کو خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے چودھری مشتاق احمد صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے نہایت چھان بین کے بعد احمدیوں کو بے قصور سمجھ کر بری کر دیا۔ ہم تمام احمدی اس کامیابی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ نیز مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس مقدمہ میں بہت امداد دی۔ خاکسار۔ غلام محمد سکرٹری انصار اللہ جماعت احمدیہ جمبٹ باڑیوال۔

سپاس تعزیت

میرے والد محترم قبلہ مولوی حافظ فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر جن احباب نے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے خطوط لکھے۔ یا پیغامات ارسال فرمائے ہیں۔ ان سب کا میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور فرداً فرداً جواب نہ دینے کی معذوری کا ذکر کرتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوں نیز درخواست کرتا ہوں۔ کہ سب احباب ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نیز اگر کسی صاحب کو مولوی صاحب موصوف کی حالات زندگی کے متعلق کچھ علم ہو۔ یا کوئی واقعہ اُن کا یاد ہو۔ تو اس کی اطلاع خاکسار کو دیں۔ تا مجھے اُن کے حالات لکھنے میں مدد مل سکے۔ خاکسار سعد الدین احمدی سینیر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔

انٹر کالجیٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کی قرارداد

۲۲- اکتوبر انٹر کالجیٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کا جلسہ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں منعقد ہوا جس میں ملک منظور الٰہی صاحب مرحوم کی افسوسناک وفات کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

"انٹر کالجیٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ ملک منظور الٰہی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی افسوسناک اور بے وقت وفات پر ان کے والدین۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ ملک صاحب موصوف احمدیہ جماعت کے نونہالوں میں نہایت لائق اور قابلِ قدر نوجوان تھے۔ ہماری دُعا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار مرزا مظفر احمد سکرٹری انٹر کالجیٹ احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کا لڑکا عبد الغنی پبلک سروس کمیشن کے امتحان مقابلہ میں شریک ہوا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے کامیابی عطا فرمائے۔ خاکسار برکت علی لائق۔ لدھیانہ

۲۔ مسمی سمندر خاں صاحب نجار اور نمونیا سے سخت بیمار ہیں جمیع احباب سے گزارش ہے۔ کہ دردِ دل سے ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار ایچ۔ ایم مرغوب اللہ پشاور۔ ۳۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی دہلی میں تبلیغ احمدیت کے فرائض خوبی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں۔ لیکن ان کی طبیعت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان

۴۔ میرے مکرم دوست خواجہ محمد اقبال صاحب تفتیشی ہیڈ کنسٹبل تھانہ گول پر ان کے دشمنوں نے چند ایک مقدمات دائر کر رکھے ہیں۔ تمام جماعت احمدیہ سے عموماً۔ اور بزرگان دین سے خصوصاً التماس ہے۔ کہ دعا کریں۔ خداوند کریم منشی صاحب کو ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار غلام نبی احمدی از ریاسی۔ ۵۔ میری اہلیہ صاحبہ زہرہ خاتون ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار قریشی محمد حنیف۔ قمر از کندرا پاڑا۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۱۰- نومبر ۱۹۳۲ء عزیزم راجہ محمد سہراب پسر راجہ اسد داد خاں صاحب سٹیشن ماسٹر مندرہ کا نکاح عزیزی حمیدہ بیگم دختر چوہدری غلام احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس کوٹ سماپہ سے بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر مولوی عبد اللطیف صاحب مولوی فاضل خانپوری نے بمقام کوٹ سماپہ ریاست بہاولپور پڑھایا۔ احباب جانبین کے حسن تعلقات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد فضل سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز۔ جہلم

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی محمد صدیق صاحب کے گھر ۲- نومبر ۱۹۳۲ء لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عزیز کا نام لطیف احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار محمد رفیق ساکن چاچڑ۔ ضلع شاہ پور۔

دُعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار چودھری نواب الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ قضائے الٰہی سے ۴-۵- نومبر ۱۹۳۲ء کی درمیانی شب کو فوت ہوگئے۔ مرحوم جماعت احمدیہ حلقہ نارووال ضلع سیالکوٹ کے امیر تھے۔ اور پنشنر ریلیو ہاؤس نمبردار تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی اوورسیر ڈنگہ جالی جھنگی، ڈاکخانہ دُر والہ۔ تحصیل نارووال۔

میاں عبد الرحیم خاں صاحب کا نکاح

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے صاحبزادہ میاں عبد الرحیم خاں صاحب کا نکاح ۱۱- نومبر بروز جمعہ نواب زادہ جعفر علی خاں صاحب برادرِ خورد ہز ہائی نس نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ سے پڑھا گیا۔ ہم اس تقریب سعید پر حضرت نواب صاحب کے تمام خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دُعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک بنائے۔

اس تقریب کی خوشی میں سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے چار مستحقین کے نام "الفضل" ایک ایک سال کے لئے جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

بہاولپور کا مقدمہ

اگرچہ ریاست نے اس دفعہ بھی مدعا علیہ کو وکیل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ فریق مخالف چونکہ بوجہ افلاس وکیل پیش نہیں کر سکتا۔ اس لئے مدعا علیہ کی طرف سے بھی کوئی قانون دان پیش نہیں ہو سکتا۔ تاہم جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا روہاں پہونچ چکے ہیں۔ اور عدالت میں موجود رہتے ہیں۔

۷- نومبر گیارہ بجے عدالت نے مولوی جلال الدین صاحب کا بیان لینا شروع کیا۔ اور بار بار بیان مختصر کرنے کے لئے کہا۔ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ کے معنی لغوی لحاظ سے اور بزرگان دین کے بیان کردہ پیش کئے گئے۔ فریق مخالف کی پیش کردہ باتوں کا جواب دیا گیا بروز اور ظل کے مسئلہ کی تشریح کی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ اس کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے۔

۸- نومبر بھی گیارہ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی جلال الدین صاحب نے اپنے بیان میں ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو فریق ثانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صاحب شریعت جدیدہ ثابت کرنے کے لئے کئے تھے۔ اس کے بعد قرآن مجید اور احادیث سے امکانِ نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دلائل پیش کئے۔

۹- نومبر دس بجے کارروائی شروع ہوئی۔ توہین مسیح علیہ السلام کے الزام کے جواب میں بیان لکھایا گیا۔ اور یہ بھی بتایا گیا۔ کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے بھی حضرت مرزا صاحب کے متعلق اس الزام کی تردید کی ہے۔

(نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

سیرت النبیؐ کے جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحیح تمدن کی بنیاد رکھی

۶ نومبر کو سیرت النبیؐ کا جلسہ جو قادیان میں ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و آخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ہ

فرمایا:۔
پیچش کی وجہ سے مجھے طبی اجازت تو نہیں تھی۔ کہ اس موقعہ پر کچھ کہتا۔ لیکن دنیا میں انسان ہر وقت دلیل کے تابع نہیں ہوتا۔ بلکہ کبھی

جذبات کے تابع

بھی ہوتا ہے۔ اور یہ جذبات اور عقل کا جال ایسے رنگ میں پھیلا ہوا ہے۔ کہ اس میں صحیح امتیاز اور فرق کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ پس میرے جذبات نے عقل کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور اسے یہی جواب دیا۔ کہ تیرے لئے ایسے حکم چلانے کے اور بہت سے مواقع ہیں۔ آج ہمیں اپنا کام کرنے دو۔ تم اپنے لئے کوئی اور موقع تلاش کر لینا۔ اور اس میں شبہ کیا ہے۔ کہ ایسے وجود کے ذکر کے موقعہ پر جس کی زندگی جہاں ایک طرف

عقل و خرد کی بہترین مثال

ہے۔ وہاں اس کے ذریعہ جذبات کا بھی نہایت پاکیزہ طور پر ظہور ہوا۔ اور یہ جذباتی تمثال ایسی ہے۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دنیا میں خالی عقل نے کبھی زندگی نہیں پائی۔ زندگی ہمیشہ عشق نے پائی ہے۔ جذبات نے پائی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے فلاسفر اور عاشق گزرے ہیں۔ لیکن جو حکومت عشاق نے لوگوں کے دلوں کی وہ فلاسفروں کو حاصل نہ ہوئی

انبیاء میں حقیقی عشق

کی جو مثالیں ہیں۔ انہیں نظر انداز کر دو۔ اور مجازی عشق ہی کو لے لو۔ دنیا میں کتنے آدمی ہیں۔ جو ارسطو یا افلاطون کی باتوں کو جانتے ہیں۔ یا ان کا نام بھی جانتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں۔ جو

مجنوں اور لیلیٰ

کو جانتے ہیں۔ اور کتنے ہیں۔ جو ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ ہوگا۔ جہاں شاعر نہ ہوں۔ اور یہ شاعر کون ہیں۔ لیلیٰ اور مجنوں کے شاگرد۔ اور ان میں سے ان کو الگ کر کے جن کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں علیحدہ کر دیا ہے اور جو دین کی خدمت یا اسے تازہ کرنے کے لئے شعر لکھتے ہیں۔ باقی تمام وہی ہیں۔ جو

لیلیٰ و مجنوں کی نقل

کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ لیلیٰ اور مجنوں نہیں ہوتے۔ لیکن تم جس وقت ان کا کلام سنو گے۔ تو ایسا معلوم ہوگا۔ گویا انہوں نے کبھی کھانا ہی نہیں کھایا۔ کبھی تکیہ سے سر نہیں اٹھایا۔ کہ ساری رات ان کی آنکھیں نہ کھلی رہی ہوں۔ اور ان کی آنکھیں کبھی خشک نہیں ہوئیں۔ جگر اور دل ان کے جسم میں باقی ہی نہیں۔ مدتیں ہوئیں کچھ خون بن کر اور کچھ پانی بن کر بہ چکا ہے۔ اور وہ جیتا جاگتا وجود جو تمہارے سامنے بیٹھا ہوگا۔ کئی دفعہ مرا۔ اور دفن ہو چکا۔ اور اس کے معشوق نے آکر اس کی قبر کو ٹھکرا دیا۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ لیلیٰ و مجنوں کو بھی عشق میں پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو

جتنے دلوں پر عشق نے قبضہ کیا

ہے عقل نے نہیں کیا۔ پس ایسا انسان جس نے عقل کے میدان میں ہی اپنی برتری ثابت نہیں کی۔ بلکہ جذبات کے میدان میں بھی

سب عاشقوں سے آگے

بڑھ گیا۔ حتیٰ کہ کوئی بھی عاشق عشق میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے ذکر کے موقعہ پر عقل کی بات ماننے سے آج اس نے انکار کر دیا ہ

خدا تعالےٰ کے عشق کو جانے دو۔ کیونکہ وہ عام لوگوں کی رسائی سے بالا ہوتا ہے۔ انسانی عشق کو لے لو۔ مجنوں کیا تھا۔ ایک

عورت کا عاشق

تھا۔ اس کا عشق باغرض تھا۔ وہ اس سے متمتع ہونا چاہتا تھا۔ اس کے حسن سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ میں

محمد رسول اللہ کا عشق

جو دنیا سے تھا۔ وہ کسی فائدہ کی غرض سے نہ تھا۔ تمتع کے خیال سے نہ تھا۔ اور پھر وہ ایک دو سے نہیں۔ دوستوں اور پیاروں سے نہیں۔ حسینوں سے نہیں۔ بلکہ سب سے تھا۔ بلکہ بدصورتوں سے زیادہ تھا۔ قرآن کریم میں آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دیگا۔ ان خوبصورتوں کے لئے نہیں۔ جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی طرح ایمان لا کر اپنے چہروں کو منور کر لیا تھا۔ بلکہ ان

بدصورت اور بھونڈی شکل

کے لوگوں کے لئے جنہیں دیکھ کر گھن آتی تھی۔ جنہیں دیکھ کر ہر روحانی شخص کو متلی ہو جاتی تھی جیسے عتبہ، شیبہ، ابوجہل وغیرہ تو ان کے عشق میں مرا جاتا ہے۔ کہ کیوں ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ مجنوں کا عشق اس کے مقابلہ میں کیا ہے۔ اس نے اس سے محبت کی جس کی شکل اسے پسند تھی۔ لیکن محمد رسول اللہؐ کا عشق ان لوگوں سے بھی تھا۔ جن کی روحانی شکل آپ کو ناپسند تھی۔ پس ایسا جذباتی انسان جس کا عشق کسی ایک سے نہیں

ساری دنیا سے وابستہ

ہے۔ آج ہی کے لوگوں سے نہیں۔ بلکہ آئندہ زمانوں سے بھی ہے جیسا کہ فرمایا وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی محمد رسول اللہ صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو ہی فائدہ پہنچانا نہیں چاہتا۔ بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی جو ابھی پیدا نہیں ہوئے مفید بننا چاہتا ہے ہ

پس غور کرو۔ جذباتی دنیا میں اس کا وجود کتنا عظیم الشان ہے۔ اس کے عشق کی انتہا ہی نہیں۔ وہ اپنے دل میں

اللہ تعالےٰ کی محبت

کی آگ سلگاتا ہے۔ پھر اس سے

آسمانوں کی طرف پرواز

کرتا ہے۔ اور اس کی روح خدا کے آستانہ پہ جا گرتی ہے۔ اور اسکی محبت اللہ تعالےٰ کی محبت سے چنگاری لیتی ہے۔ گویا محدود محبت غیر محدود محبت کو کھینچتی ہے۔ اور پھر دنیا میں آتی ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح جس طرح مشرق سے نکل کر آفتاب کی شعاعیں تمام زمین پر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کی محبت بھی پھیلتی ہے۔ مشرق و مغرب۔ گورے اور کالے خوبصورت اور بدصورت سب کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ پھر وہ مکان کی حد بندیوں کو

توڑتی ہوئی نکل جاتی ہے۔ اور صدیوں کے بعد صدیاں گزرتی ہیں گروہ محبت ختم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دنیا سے اٹھالے۔ پھر یہ ایک وقت کی بات نہیں۔ یوں تو ہر نیک بزرگ پر محبت کے ایام کبھی کبھی آتے ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیاء

کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ ایک دفعہ اپنے شاگردوں کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک خوبصورت لڑکا گزرا۔ آپ نے آگے بڑھ کر اس کا مونہہ چوم لیا۔ اس پر شاگردوں نے بھی ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ کہ شاید اس میں جلوہ الٰہی ہو۔ ایک شاگرد جو آپ کے خاص منظور نظر تھے۔ انہوں نے ایسا نہ کیا۔ باقیوں نے اس پر چہ میگوئیاں شروع کیں۔ آگے چلے۔ تو ایک بھٹیاری بھٹی میں آگ جلا رہی تھی اور پتوں کی آگ کے شعلے جیسا کہ بہت بلند ہوتے ہیں نکل رہے تھے۔ جو

ایک خوبصورت نظارہ

پیش کر رہے تھے۔ آپ کھڑے ہو کر اسے دیکھتے رہے۔ پھر جھکے اور شعلہ کو بوسہ دیا۔ اس وقت اس شاگرد نے بھی شعلہ کو چوما۔ جس نے لڑکے کو نہیں چوما تھا۔ لیکن باقی شاگرد کھڑے رہے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ تم لوگوں نے خوبصورت بچے کو چوما تھا۔ کیونکہ چھوٹا بچہ سب کو پیارا لگتا ہے۔ حالانکہ خواجہ صاحب کو اس میں خدا کا جلوہ نظر آیا تھا۔ اس لئے انہوں نے اسے چوما تھا۔ لیکن مجھے چونکہ نظر نہ آیا۔ اس لئے میں نے نہ چوما۔ اب اس آگ میں مجھے نظر آیا۔ اور میں نے اسے چوم لیا۔ اور یہاں آپ کی اتباع کی۔ لیکن وہاں میری آنکھیں نہ کھلیں۔ اس لئے نہ کی لیکن تم نے

ہوا و ہوس کے ماتحت

بچہ کو چوما تھا۔ تو وقتی طور پر ہر بزرگ پر ایسا وقت آتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی محبت سے وہ لبریز ہو جاتا ہے۔ مگر

محمد رسول اللہ کی محبت

وقتی نہ تھی۔ وہ آپ کی روح اور جسم کا ایک حصہ تھی۔ جیسا کہ اس سے لگتا ہے۔ کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا۔ تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ لعن اللہ الیہود والنصارٰی اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجدا یعنے خدا یہود و نصارٰی پر لعنت کرے۔ کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ گویا آپ کے دل میں تڑپ تھی۔ کہ یہود و نصارٰی کیوں اپنے لئے جہنم خرید رہے ہیں۔ اور پھر

اپنے ماننے والوں کو تنبیہ

کی۔ کہ وہ ایسا نہ کریں۔ گویا سکرات موت کے وقت بھی آپ کے اندر مسلمان اور کفار

دونوں کی محبت کا جلوہ

تھا۔ ایک طرف یہود و نصارٰی کو شرک سے بچانے کا درد تھا اور دوسری طرف یہ درد تھا۔ کہ یہی غلطی میرے ماننے والے بھی نہ کریں غرض آپ کی ساری زندگی یہ ثابت کرتی ہے۔ کہ آپ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے ہمدردی رکھتے تھے۔

آج کے لئے جو مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ دو ہیں ایک یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

تمدن کی بنیاد مستحکم اصول پر

رکھی۔ اور دوسرے یہ کہ آپ نے احکام کی حکمتیں بیان کیں۔ یہ دونوں اکٹھے بھی بیان ہو سکتے ہیں۔ اور الگ الگ بھی۔ لیکن میں اکٹھا ہی بیان کروں گا۔ میرے نزدیک تو وہ شخص جس کے دل میں

انسان کی محبت

ہے۔ یعنی بنی نوع انسان کی۔ ایک فرد یا بعض افراد کی نہیں بلکہ سب کے سب کی ہو۔ اس کے کام یقیناً ایسی حکمت پر مبنی ہونگے جو فائدہ کا موجب ہو۔ انسان تبھی بے عقلی کا کام کرتا ہے جب وہ اپنے خود ساختہ اصول کو مقدم رکھے۔ اور بنی نوع انسان کے فائدہ کو مؤخر کرے۔ ایسا شخص جب بھی کوئی فیصلہ کرے گا۔ ضرور نامعقول باتیں کرے گا۔ لیکن جو بنی نوع انسان کا فائدہ چاہتا ہے۔ اس کے اصول میں بعض اوقات تغیر و تبدل بھی ہوگا۔ مثلاً ایک بچہ بیمار ہے طبیب اور ماں باپ دونوں کا اس سے تعلق ہے۔ اگر ڈاکٹر کی دوائی سے فائدہ نہیں پہنچا۔ تو ماں باپ چاہیں گے۔ کہ کسی طبیب کو بھی مشورہ کے لئے بلالیں۔ لیکن ڈاکٹر کہے گا۔ کہ اگر طبیب کو بلاتے ہو۔ تو میں جاتا ہوں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسے بچہ کی جان بچانے سے کوئی غرض نہیں۔ وہ صرف

اپنے اصول کی برتری

منوانا چاہتا ہے۔ یہی حال اطباء کا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ اب تو اطباء بھی انگریزی ادویہ کا استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ مگر پہلے ان کا تعصب ڈاکٹروں سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ ایک رئیس کا بچہ بیمار تھا۔ اس نے آپ کو بھی بلایا۔ آپ ڈیلنے میں گیا۔ تو سول سرجن بھی وہاں موجود تھا۔ وہ تھرما میٹر لگا کر ٹمپریچر دیکھنا چاہتا تھا۔ مگر ان کا خاندانی طبیب کہہ رہا تھا۔ میں جاتا ہوں۔ انگریزی ادویہ تمام گرم خشک ہوتی ہیں تھرما میٹر سے بچہ مر جائے گا۔ رئیس نے آپ سے کہا۔ حکیم صاحب کو سمجھائیں آپ نے کہا۔ حکیم صاحب بے شک انگریزی ادویہ گرم خشک ہوتی ہیں۔ مگر یہ دوائی نہیں۔ یہ تو آلہ ہے۔ لیکن حکیم صاحب کہاں ماننے تھے۔ کہنے لگے۔ انگریزوں کی ہر چیز گرم خشک ہوتی ہے۔ میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ اب کوئی ماں باپ ایسا نہیں کر سکتے۔ انہیں اس سے غرض نہیں ہوگی۔ کہ طب یونانی حقیقی ہے یا انگریزی۔ ان کا مقصود تو یہ ہوگا۔ کہ جس طرح بھی ہو بچے کی جان بچ جائے۔ اس لئے ماں باپ کی رائے زیادہ صحیح ہوتی ہے۔ اور الا ماشاء اللہ

عام طور پر لوگ اس بات کو خوب جانتے۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اچھا ڈاکٹر اور اچھا وکیل کونسا ہے۔ تو جو شخص

بنی نوع انسان کی محبت

اپنے دل میں رکھیگا۔ اس کے اصول یقیناً صحیح ہونگے قطع نظر اس سے کہ الٰہی کلام صحیح ہونا چاہیئے۔ اگر فلسفیانہ نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احساس دوسرے تمام انسانوں سے زیادہ وسیع ہے۔ کیونکہ جتنی محبت ہو۔ اتنا ہی زیادہ اس چیز کا مطالعہ ہوگا۔ اور اس لئے اس کا فائدہ بھی زیادہ ملحوظ رہے گا۔ اور جس کے دل میں بنی نوع انسان کا عشق ہوگا۔ اس کے

اصول کی بنیاد زیادہ مستحکم

ہوگی۔ اور وہی بات ہوگی۔ کہ

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

جس کے دل میں عشق کی لو لگی ہوگی۔ اسے ہر دم یہی خیال ہوگا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ اور یہی مقصد پیش نظر رہے گا۔ کہ اپنے معشوقوں کو دکھ درد سے بچایا جائے۔ اس وقت یہ بات ہوگی کہ

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اور ایسا شخص جسکا دل عشق سے زندہ ہو۔ وہ اپنے پیچھے ایسی باتیں چھوڑے گا۔ جو کبھی مٹ نہیں سکتیں

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو اصول الہاماً بتائے۔ یا الہام سے استنباط کر کے بتائے۔ ان کا استحکام

عشق کے مطابق

ہے۔ اور عشق چونکہ غیر محدود استحکام رکھتا ہے۔ اس لئے ان اصول کا استحکام بھی غیر محدود ہے۔ اور چونکہ ان کی بنیاد عشق ہے۔ اس لئے کہنا پڑے گا۔ کہ

اسلامی اصول

کی بنیاد حکمت پر ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ سیدھے چلتے جاؤ۔ وہاں تمہیں فلاں چیز ملے گی۔ اب سیدھے کا مطلب تو یہ ہے کہ جس طرف بھی

انسان مونہہ

کرے۔ آگے سیدھا ہی ہوگا۔ لیکن ایک اور شخص ہے جو ایک رستہ بتاتا ہے اور ساتھ ہی نقشہ دے دیتا ہے۔ کہ اس کے مطابق چلے جاؤ۔ اب اس پر عمل کرنے سے کامیابی ہوگی۔ لیکن

غیر معین بات

کبھی کامرانی کا موجب نہیں ہو سکتی۔ فرض کرو۔ ایک جرنیل حکم دیتا ہے کہ بہر حال تم نے فلاں جگہ پہنچنا ہے۔ لیکن ایک اور ساتھ ہی فرید

راہنمائی کیلئے

یہ بھی بتا دیتا ہے۔ کہ پیش آمدہ متوقع مشکلات پر کس طرح قابو پایا جائے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بہر حال پہنچنے کا حکم دینے والے کی فوج

کو جہاں کوئی روک پیش آئے گی۔ جنگ میں پڑ جائے گی۔ لیکن دوسرے کو زیادہ کامیابی ہوگی۔ کیونکہ اس کے احکام

حکمت پر مبنی

ہوں گے۔ اور وہ دائم ہمیشہ حکمت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ پس یہ دو ذیل مضمون مشترک ہیں۔ اس لئے میں تمدن کی بعض باتوں کو لے لیتا ہوں اور ان کے اندر ہی دوسری باتیں بھی آ جائیں گی

تمدن کے معنی

ہیں۔ مدنیت۔ شہریت۔ چند آدمیوں کا مل کر رہنا۔ جب چند آدمی ملکر رہیں۔ تو کئی قسم کی دقتیں پیش آتی ہیں۔ کیونکہ ہر شخص کی خواہشات دوسرے کے تابع نہیں ہوتیں۔ اور بسا اوقات ٹکرا جاتی ہیں۔ مثلاً ایک پھول ہے۔ دو آدمیوں کی خواہش ہے۔ کہ اسے حاصل کریں۔ اب اگر وہ مل کر رہنا چاہتے ہیں۔ تو کوئی ایسا قانون ہونا چاہیئے جو یہ بتائے۔ کہ وہ کون لے۔ اکٹھے ملکر رہنے کے لئے کوئی اصول مقرر کر کے ان پر چلنا ہوگا۔ ورنہ سر پھٹول جاری ہو جائے گی۔ اور اسی غرض سے دنیا نے کئی انتظام کئے ہیں۔

تمدن کے دو اہم حصے

عورت مرد ملکر رہتے ہیں۔ جو میاں بیوی کہلاتے ہیں۔ وہ آئندہ نسل کی ذمہ داری اپنے سر پر لیتے ہیں۔ اسے خاندان کہا جاتا ہے۔ پھر محلہ والوں کے ساتھ تعلقات کو نظام میں لانے کے لئے اور قوانین کی ضرورت ہے۔ پھر ان قوانین پر عمل کرانے کے لئے راجہ یا نواب یا بادشاہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر ایک دوسرے سے لین دین شادی غمی۔ موت پیدائش وغیرہ معاملات کے لئے آئین و ضوابط ضروری ہیں۔ اس کے لئے قضاء یا ججوں وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے۔ گویا ان قوانین کا نام جن سے بنی نوع انسان آرام سے رہ سکیں۔ اور باہمی جھگڑے دور ہو جائیں۔ تمدن ہے۔

اس کے متعلق

پہلا سوال

یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس انتظام کو لوگ کیوں قبول کریں۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ قانون فلاں نے اس لئے بنایا ہے۔ کہ مجھے نقصان پہنچائے۔ میں اسے نہیں مانتا۔ تمدن قائم کرنے والے کہتے ہیں۔ ایسی مشکلات کو دور کرنے کے لئے بادشاہ چاہیئے۔ جس کے پاس فوج اور پولیس ہو۔ تاکہ لوگوں کو سزا دیکر ٹھیک کرے۔ مگر کہا جا سکتا ہے کہ اس کے معنے تو یہ ہوں گے۔ کہ

جس کی لاٹھی اس کی بھینس

جس کے پاس زیادہ زور ہوگا۔ وہی حکومت کرے گا۔ اگر یہ اصول صحیح مان لیا جائے۔ تو رعایا میں سے جسکا زور چلیگا۔ وہ بھی چلائیگا اسے پھر ہم کس اصول کی بناء پر روک سکیں گے۔ اور یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جسکا جواب آج تک دنیا نہیں دے سکی۔ یہی وجہ ہے کہ

بغاوت کو دور کرنے

یا اسے ناجائز منوانے کے لئے دنیا کے پاس کوئی دلیل نہیں جو دلیل دی جائے۔ باغی وہی بادشاہ پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ گویا جو

تمدن کی بنیاد

ہے۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ کیوں ایک دوسرے کی بات مانیں۔ اور کیوں اپنا حق چھوڑ دیں۔ اس کا جواب دنیا معلوم نہیں کر سکی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ فرمایا۔ دیکھو۔ تمہارے تمدنی اختلافات کی بنیاد یہ ہے۔ کہ ہم کیونکر یہ مان لیں۔ کہ جس کے ہاتھ میں فیصلہ کرنے کا کام ہے۔ وہ

منصف اور عادل

ہے۔ ممکن ہے وہ دشمن سے سختی اور دوست سے نرمی کا برتاؤ کرے۔ پھر کس طرح تسلیم کر لیں۔ کہ وہ صحیح فیصلہ کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ دلیل ٹھیک ہے۔ واقعہ میں لوگوں کے فوائد اس طرح ہیں۔ کوئی کسی کا رشتہ دار ہے۔ کسی کی کسی سے دوستی۔ اور کسی سے دشمنی۔ اور بعض سے منافرت۔ اس لئے ان حالات کی موجودگی میں

انسانوں کے قواعد

قابل اعتماد نہیں ہو سکتے۔ اور وہ یقیناً غلط ہیں۔ دراصل

تمدن کی بنیاد الہام پر

ہونی چاہیئے۔ اور تمدنی قوانین اس ذات کی طرف سے ہونے چاہئیں جسکی نہ کسی سے رشتہ داری ہے۔ اور نہ کسی سے دشمنی۔ عورتوں سے پوچھو کہتی ہیں۔ مردوں کے ہاتھ میں چونکہ قانون بنانا ہے۔ اس لئے جسطرح چاہتے ہیں۔ بنا لیتے ہیں۔ ہندوستانی کہتے ہیں۔ ملکی قوانین انگریزوں نے اپنی قوم کو فائدہ پہنچانے کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم سول نافرمانی کرتے ہیں۔ گاندھی جی کہتے ہیں۔ ہم انگریزوں کا قانون نہیں مانتے۔ وہ ہمارے مخالف ہیں۔ مگر

خدا تعالےٰ کے قوانین

کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ خدا تعالےٰ کو اس سے غرض سے نہیں کہ انگلستان کا کپڑا فروخت ہو۔ یا نہ ہو۔ اور ہندوستان کی روئی بکے یا نہ بکے۔ نہ اسے کسی ملک کے نمک سے سروکار ہے۔ اس کے نزدیک سب یکساں ہیں۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر فرمایا اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ خدا ہی آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ سب چیزیں اسی کی طاقت پاتی ہیں۔ وہ جس قانون کو جاری کرتا ہے۔ وہ ایسے سرچشمہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ کہ جو لا شرقیۃ ولا غربیۃ جو نہ شرقی ہے۔ نہ غربی گویا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر بتایا۔ کہ دنیا میں کبھی امن نہیں ہو سکتا۔ جب تک

تمدن کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نہ ہو۔ باقیوں نے کہا ہم مخلوق قوانین بنائیں گے۔ اور اسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے تمدنی امور میں دخل دیا ہے۔ لیکن اب وہ لوگ دھکے کھا کھا کر اب ادھر ہی آ رہے ہیں۔ جہاں اسلام لانا چاہتا ہے تعلقات خواہ میاں بیوی کے ہوں یا ماں باپ کے۔ بھائی بھائی کے ہوں۔ یا بہن بھائی کے۔ رعایا اور راعی کے ہوں۔ یا مختلف حکومتوں کے۔ سب میں دنیا اسلام کی طرف آ رہی ہے۔ پس

پہلی بنیاد

جو تمدن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھی۔ وہ یہ تھی کہ تمدن کی بنیاد الہام پر ہونی چاہیئے ورنہ بعض کو شکوہ رہیگا۔ کہ بعض کی رعایت کی گئی ہے۔ اب صرف یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ جو تمدن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا۔ وہ خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ لیکن یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ واقعی خدا کی طرف سے ہے اس پر رعایت کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں جو قوانین لوگ بناتے ہیں۔ ان کے متعلق تو یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ بنانے والے کو اس کا حق بھی تھا یا نہیں لیکن خدا تعالےٰ کے متعلق اس قسم کا اعتراض بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ قانون فی الواقعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اسلام نے جملہ تمدنی امور کے متعلق ایسے قوانین بنائے ہیں۔ کہ ان میں کوئی رخنہ یا نقص نہیں نکالا جا سکتا۔ اور ایسی تعلیم دی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ

انسانوں کا باہم ملکر بیٹھنا

ممکن ہو گیا ہے۔

دنیا میں تمدنی امور میں پہلی چیز شادی یعنے

میاں بیوی کے تعلقات

ہیں۔ اسی سے نسل انسانی چلتی ہے۔ اس کے متعلق ہی اسلامی تعلیم کو اگر دیکھ لیا جائے۔ تو ہمارے دعوے کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ دنیا میں شادی عام طور پر یا تو زور سے کی جاتی ہے۔ یا محبت سے زور سے شادی دو قسم کی ہوتی ہے۔ یا تو مرد زبردستی کسی عورت سے شادی کرے۔ اور یا لڑکی کے والدین زبردستی جس سے چاہیں شادی کر دیں۔

بابل کی حکومت میں

یہی قانون رائج تھا۔ کہ لڑکیاں جب جوان ہو جائیں۔ تو والدین انہیں مارکیٹ میں لا کر اس لئے کھڑا کر دیتے۔ کہ ہم نے اسے پال پوس کر جوان کیا ہے۔ اب کون اس کی زیادہ قیمت دیتا ہے۔ اور جوان کی منشاء کے مطابق قیمت دے دیتا۔ وہ لے جاتا لڑکی کو اس میں کوئی اختیار نہ تھا

ہمارے ملک میں

بھی یہی رواج ہے۔ یہاں اگرچہ مارکیٹ میں تو نہیں لے جاتے مگر گھر میں قیمت لے لیتے ہیں۔ اگر کہو۔ کہ لڑکی کو مارکیٹ میں لیجاؤ تو کہینگے۔ استغفر اللہ یہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ لیکن یوں گھر میں روپیہ لینگے۔ حالانکہ یہ حماقت ہے۔ اگر قیمت ہی لینی ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ لینی چاہئیے۔ غالب نے کیا ہی کہا ہے کہ

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا۔ تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

یعنی اگر مجھے سرہی پھوڑنا ہے تو اے معشوق تیرے دروازہ پر
ہی کیوں پھوڑوں - جہاں چاہوں پھوڑ سکتا ہوں - اسی طرح اگر

لڑکیوں کو بیچنا

ہی ہو - تو زیادہ قیمت پر مارکیٹ میں کیوں نہ بیچی جائیں -
ہمارے ملک میں

نوے فیصدی

زمیندار لڑکیوں کو بیچتے ہیں - اس کے لئے باقاعدہ سوداگری کرتے ہیں -
اور دو سو چار سو پانسو - ہزار غرض کہ جس قدر بھی قیمت مل سکے -
وصول کرتے ہیں - وہ اپنی لڑکیوں کے لئے

اچھا خاوند

تلاش نہیں کرتے - بلکہ جو زیادہ روپیہ دے اور اس طرح
بسا اوقات جوان لڑکیاں بوڑھوں سے شریف بدمعاشوں سے لائق
نالائقوں سے اور عقلمند بیوقوفوں سے بیاہ دی جاتی ہیں - گویا
ایک طریق زور سے شادی کر دینے کا تو یہ ہے - کہ ماں باپ
قیمت لے کر جہاں چاہیں - لڑکی کو بیاہ دیں - اس کا نتیجہ یہ بھی
ہوتا ہے کہ ایسے خاوند کی اگر موت بھی ہو جائے - تو لڑکی آزاد
نہیں ہو سکتی - اسے خاوند کے بھائی یا کسی اور رشتہ دار سے
بیاہ دیا جاتا ہے - کیونکہ انہوں نے قیمت ادا کر کے اسے خریدا
ہوتا ہے - اور بیوہ ہو جانے کی صورت میں اگر ماں باپ اسے اپنے
گھر لاتے ہیں - تو چوری یا کسی حیلہ سے - کیونکہ بصورت دیگر
جہاں لڑکی بیاہی ہوتی ہے - وہ ادا کردہ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں
اور اس طرح ایسی لڑکی نہ صرف خاوند کی زندگی میں بلکہ اس سے

آزادی کے بعد بھی قید

ہی ہوتی ہے - دوسرا طریق یہ ہے جو ہندوؤں یا انگریزوں میں بھی
رائج تھا - کہ مرد جبر سے لے جائے - بڑے بڑے راجے مہاراجے
اپنی لڑکیوں کو پیش کر دیتے - کہ کون اسے جیت کر لے جاتا ہے -
اسے

سوئمبر کی رسم

کہا جاتا - بڑے بڑے راجے مہاراجے امیدوار ہو کر
آتے - طاقتوں کا مظاہرہ کرتے اور جو سب کو مغلوب کر لیتا -
وہ اس لڑکی کا خاوند ہو جاتا - خواہ وہ بدصورت ہی ہو - یا جاہل
یا نقائص اخلاقی اپنے اندر رکھتا ہو - انگریزوں میں لڑکی کی مرضی
سے شادی کا دستور ہے - مگر وہ مرضی بھی

غیر مرضی کے برابر

ہے وہاں یہ طریق ہے - کہ لڑکی لڑکا آپس میں ملیں ایک دوسرے
سے محبت کریں - اور جب پسند آجائے - تو شادی کر لیں - کسی
اور کا اس میں دخل نہیں ہوتا - اور جیسا کہ میں نے کہا ہے
چونکہ

جذبات کی دنیا

سب پر غالب ہے - اس طریق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ ہنگامی
جذبات کے ماتحت وہ اخلاق و شرافت وغیرہ تمام اوصاف بھول
جاتے ہیں - صرف مال اور حسن وغیرہ کو دیکھ کر شادی کر لیتے ہیں
اور جذبات جب ابھرتے ہیں - تو عقل اور ہوش و حواس کھو
دیتے ہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ بڑے بڑے چور ڈاکو اپنے
آپ کو شریف اور امیرزادہ ظاہر کر کے امراء کی لڑکیوں سے
شادی کر لیتے ہیں - اور پھر تباہ کر دیتے ہیں - سات آٹھ سال
کا عرصہ ہوا - اخباروں میں ایک شادی کا بہت چرچا رہا - جرمنی
میں ایک شخص آیا - اور اس نے اپنے آپ کو

روس کا شہزادہ

ظاہر کر کے قیصر جرمنی کی ہمشیرہ سے شادی کر لی - حالانکہ وہ
فی الواقع کسی باورچی خانہ میں

برتن مانجھنے والا

تھا - جس نے کسی نہ کسی طریق سے روپیہ حاصل کر کے یہ فریب
کیا - جو جلد ہی ظاہر ہو گیا - تو محض اپنی مرضی کی شادی کا انجام
بھی اچھا نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس حالت میں اخلاق اور شرافت
وغیرہ امور کو کوئی نہیں دیکھتا - مال و دولت یا حسن پر لٹو
ہو جاتے ہیں -

اسلام نے شادی کے متعلق

جو تعلیم دی - اس میں پہلے شادی کی حکمت بتائی اور پھر یہ بتایا -
کہ شادی کیوں کر کرنی چاہیئے - میاں بیوی کی ذمہ داریاں کھول
کھول کر بیان کیں - نتائج بتائے - اور پھر بتایا کہ شادی

دونوں کی مرضی سے

ہونی چاہیئے - مگر اس طرح کہ اس میں

ماں باپ کی مرضی

بھی شامل ہو - اکیلے ماں باپ بھی اپنی مرضی سے اپنی لڑکی کی
شادی نہیں کر سکتے - مگر لڑکی بھی صرف اپنی مرضی سے ان کی مرضی
کے بغیر نہیں کر سکتی - اگر صرف ماں باپ کی مرضی ہو - تو بعض ماں
باپ ایسے بھی ہونگے - جو صرف روپیہ دیکھیں گے - لیکن لڑکی
تو یہ بھی دیکھے گی - کہ میری ساری ضرورتوں کو بھی پورا کر سکتا
ہے یا نہیں - بعض شکلوں کو ہی بعض لڑکیاں برداشت نہیں
کر سکتیں - رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک
لونڈی تھی - جس نے آپ سے عرض کیا - کہ مجھے اپنے خاوند کی
شکل اچھی نہیں لگتی - پھر ایک اور عورت کے متعلق آتا ہے
کہ اس نے کہا - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اس
شخص کے ساتھ جس سے میری شادی کی گئی ہے - رہنا
گوارا نہیں کر سکتی - چنانچہ آپ نے علیحدگی کا حکم دے دیا -

تو بسا اوقات بعض آدمیوں کی شکل سے عورتوں کو طبعاً نفرت
ہوتی ہے - لڑکی ان باتوں کو دیکھ سکتی ہے - اس لئے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

شادی کی بنیاد

اس امر پر رکھی کہ دونوں کی مرضی سے ہو - ماں باپ کی بھی
اور لڑکی کی بھی - اب سوال یہ ہے کہ اگر دونوں کی مرضی نہ
ملے تو کیا کیا جائے - اگر لڑکی کو وہ پسند ہو - مگر ماں باپ اپنے
اغراض کے ماتحت وہاں اس کی شادی نہ کریں - تو اسلام نے

لڑکی کو اختیار

دیا ہے - وہ عدالت میں جا کر درخواست دے سکتی ہے - کہ میرے
والد اپنے اغراض کے ماتحت مجھے اچھے رشتہ سے محروم رکھنا چاہتے
ہیں - اور عدالت

تحقیقات کے بعد

اسے اجازت دے سکتی ہے - کہ شادی کر لے - گویا
اس طرح

سب کے حقوق محفوظ

کرنے کا انتظام کر دیا گیا - لڑکی اور ماں باپ دونو کی مرضی کو
ضروری رکھا - اور اس طرح کا رشتہ یقیناً مبارک ہوتا ہے - یہی
وجہ ہے - کہ

مسلمانوں کی شادیاں زیادہ کامیاب

ہوتی ہیں - یورپ میں نوے فیصدی شادیاں ناکام ہوتی ہیں
حتیٰ کہ وہاں یہ لطیفہ مشہور ہے - کہ اگر کوئی مرد و عورت اکٹھے جا
رہے ہوں - تو کہتے ہیں - یا تو یہ میاں بیوی نہیں - یا ان کی
شادی پر ابھی ایک ماہ نہیں گزرا - لیکن مسلمانوں میں

نوے فیصدی شادیاں کامیاب

ہوتی ہیں - ہندوستان میں دیکھ لو - غیر قوموں کی عورتیں زیادہ
نکلتی اور اغواء ہوتی ہیں - سوائے ان قوموں کی عورتوں
کے جن کی مالی یا اخلاقی حالت لوگوں نے خراب کر دی ہے - غرضیکہ
اسلام نے

زوجیت کے تعلق کی ابتداء

ایسے اصول پر رکھی - کہ اس کی کوئی اور مثال نہیں مل سکتی - پھر دھوکے
بازی سے بچنے کے لئے یہ حکم دیا - کہ نکاح علی الاعلان ہو - جو علی
الاعلان نہیں - وہ نکاح ہی نہیں - اس سے بھی بہت سے فسادات کا انسداد
ہو جاتا ہے - پوشیدہ طور پر تو کوئی غلط باتیں ظاہر کر کے دھوکا بھی
دے سکتا ہے لیکن اعلان سے عام طور پر عیوب کھل جاتے ہیں
پھر تمدنی خرابیوں کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ مرد چونکہ کماتا ہے
دولت اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے - اس لئے وہ ناجائز طور پر
عورت کو خرچ وغیرہ سے تنگ کر سکتا ہے - اور عورت کو اس
کا محتاج رہنا پڑتا ہے یورپ نے اس کا یہ علاج تجویز
کیا ہے کہ وہ نوکریاں کرنے لگ گئی ہیں - نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ

بعض ملکوں کی نسلیں

کم ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اور بعض ملکوں میں تو ایک سال کے اندر ۴ - ۵ فیصدی نسل کم ہو گئی ہے۔ اسلام نے اس کا علاج یہ رکھا ہے۔ کہ ہر شخص کی حیثیت کے مطابق

عورت کا مہر

مقرر کر دیا۔ علاوہ اخراجات کے۔ گویا مہر عورت کا جیب خرچ ہے دوسری سب ضرورتیں پھر بھی خاوند کے ذمہ ہیں۔ اور مہر اس کے علاوہ ہے۔ جس سے وُہ ان ضرورتوں کو پُورا کر سکتی ہے۔ جو وُہ خاوند کو نہیں بتانا چاہتی۔ مثلاً اس کے والدین غریب ہیں۔ اور وُہ اُن کی مدد کرنا چاہتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی خاوند پر اپنی یہ خواہش ظاہر کر کے اس کی نظروں میں خود ذلیل ہونا۔ اور والدین کو ذلیل کرنا نہیں چاہتی۔ یا مثلاً اس کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔ اور وُہ اپنے بھائیوں کو تعلیم دلانا چاہتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس کی غیرت یہ بھی برداشت نہیں کرتی۔ کہ

خاوند کا احسان

برداشت کرے۔ اس لئے اسلام نے پہلے دن سے عورت کے ہاتھ میں مال دے دیا۔ جس دن شادی ہوتی ہے۔ خاوند کا مال کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اُسے مہر کے علاوہ اور بھی اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن نکاح کے ساتھ ہی

عورت کا مال

بڑھ جاتا ہے۔ گویا وُہ اسی دن سے اس لحاظ سے خاوند کے بے جا تصرف سے آزاد ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح جو جھگڑے وغیرہ یورپ میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اسلام نے پہلے دن سے ہی ان کا انسداد کر دیا ہے

پھر مرد و عورت کے تعلقات میں

ایک وجہ فساد

یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔ میرا بچہ نہیں۔ اور یہ ایک ایسا نازک معاملہ ہے۔ جس کا علاج کوئی نہیں۔ کیونکہ اس بات کا کسی کے پاس کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ میاں بیوی فی الواقعہ باہم ملے۔ بعض لوگوں نے اس کے لئے بعض ذرائع تجویز کئے لیکن وُہ نہایت گندے ہیں۔ مثلاً بعض اقوام میں یہ رواج ہے۔ کہ ملوث پارچات دکھاتے ہیں۔ لیکن یہ نہایت ہی خطرناک طریق ہے اور اس میں سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ بعض عورتوں کا خون نکلتا ہی نہیں۔ اور چونکہ سب لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے گندے کپڑوں کی نمائش سے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ عورت بدکار تھی۔ حالانکہ وُہ ایسی نہیں ہوتی۔ شریعت اسلامیہ نے اس کے لئے ایک

لطیف طریق

رکھا ہے۔ اور وُہ یہ۔ کہ جب میاں بیوی ملیں۔ تو اگلے روز

ولیمہ کی دعوت

کی جائے۔ اس طرح بغیر ایک لفظ منہ سے نکالنے کے یہ اعلان ہو جاتا ہے کہ میاں میاں بیوی آپس میں مل گئے ہیں

پھر ایک بات اسلام نے یہ رکھی۔ کہ

نکاح سے قبل استخارہ

کر لو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اہم امر میں استخارہ کا حکم دیا ہے۔ بالخصوص شادی کے بارے میں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد بازی کے بُرے انجام سے انسان بچ جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کر سکتا ہے۔ جلد بازی سے بھی کئی جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ بڑا اچھا رشتہ ہے۔ آج ہی کر لو۔ لیکن مقصد ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے عیوب ظاہر نہ ہونے پائیں۔ لیکن اگر

سات روز تک استخارہ

کیا جائے۔ تو اس عرصہ میں اور لوگوں سے بھی شادی کا ذکر آئے گا۔ اور اس طرح بات کھل جائے گی۔ پھر استخارہ کی وجہ سے جذبات دب جاتے ہیں۔ اور انسان

رُوحانی تصرف کے ماتحت

ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اس کے علاوہ ہے

شادی کے بعد

پھر میاں بیوی کے تعلقات شروع ہو جاتے ہیں۔ اس میں بھی اسلام کا دیگر مذاہب کی تعلیم سے تصادم ہوتا ہے۔

باقی سب مذاہب

اسے ناپاک قرار دیتے ہیں۔ وُہ اس کی اجازت بھی دیتے ہیں مگر اس کے باوجود اسے ادنےٰ اور ذلیل قرار دیتے۔ اور شادی نہ کرنے کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ فطرت سے مجبور ہو کر ان تعلقات کو قائم بھی کیا جاتا ہے۔ مگر چونکہ دل میں یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ یہ

ناپاک تعلقات

ہیں۔ اس لئے دل پر زنگ لگتا رہتا ہے۔ کہ ہم یہ بُرا کام کر رہے ہیں۔ گاندھی جی نے لکھا ہے۔ میں جب بھی بیوی کے پاس جاتا۔ تو میرے دل پر ایک بوجھ ہوتا۔ کہ میں بُرا کام کر رہا ہوں۔ آخر ہم نے قسم کھائی کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ یہ

ہندو دھرم کی تعلیم کا اثر

تھا۔ ایک طرف تو فطرت میں ایسا جذبہ ہے۔ پھر اولاد کی خواہش ہوتی ہے۔ صحت کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ بُری بات ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ وُہ کام کرتے بھی ہیں۔ اور دل سیاہ ہوتا جاتا ہے۔ کہ ہم بُرا کام کر رہے ہیں۔ اسلام نے بتایا۔ کہ یہ خیال غلط ہے۔ اگر اس خیال کے ماتحت تعلقات قائم کرو گے۔ تو بچہ کے دل میں بھی یہی خیال ہوگا۔ اور وُہ

گناہ کی تخم

لے کر رحم مادر سے نکلے گا۔ اس کی بنیاد ہی گناہ پر ہوگی۔ اور وُہ مثال ہوگی۔ کہ ؎

خشتِ اول چوں نہد معمار کج - تا ثریا مے رود دیوار کج

بچے کی پیدائش کی بنیاد ہی جب گند پر ہوگی۔ تو اس کا دل کبھی پاک نہ ہو سکے گا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یہ تعلقات پاکیزہ ہیں

اور جو شادی نہیں کرتا۔ وُہ غلطی کرتا ہے۔ رہبانیت پسندیدہ چیز نہیں جس شخص نے شادی نہ کی۔ اور وُہ مر گیا۔ فھو بطالٌ اس کی عمر ضائع گئی

غرض آپ نے بتایا۔ کہ یہ تعلق گندہ نہیں۔ بلکہ انسانی صحت اور

دماغی ترقی کا منبع

ہے۔ میاں بیوی گویا

پاکیزہ محبت کا مدرسہ

اور محبت کی پہلی کڑی ہیں۔ اور اسلام نے یہ کہکر۔ کہ یہ پاکیزہ تعلقات ہیں۔ گناہ کے احساس کو مٹا دیا۔

گناہ کے احساس کی وضاحت

کے لئے ایک مثال دے دیتا ہوں۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص کہیں سفر پر جا رہا ہے۔ سٹیشن پر آ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ بعد میں بیوی کو خیال آیا۔ کہ میاں کو کھانے کی تکلیف ہوگی۔ اس نے کھانا تیار کر کے کسی کے ہاتھ سٹیشن پر بھیجا۔ گاڑی روانہ ہو رہی تھی۔ اور وُہ بمشکل کھانے کو اس ڈبہ میں رکھ سکا جس میں میاں بیٹھا ہے لیکن اسے اطلاع نہ دے سکا۔ دوران سفر میں اسے بھوک لگتی ہے اور وُہ کھانا کھانے لگ جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسے یہ احساس ہے۔ کہ ممکن ہے۔ یہ کسی اور کا ہو۔ اس صورت میں اگرچہ کھانا اسی کا ہے۔ لیکن اس احساس کی وجہ سے اس کے دل پر

چوری کا زنگ

لگتا جائے گا۔ تو اصل چیز احساس ہوتا ہے۔ اور اسلام نے ان تعلقات سے گناہ کے احساس کو مٹا دیا۔ اور پھر یہ بتایا۔ کہ شادی

محبت کے اجتماع

کا نام ہے۔ اور چونکہ محبت جب پُورے جوش پر ہو۔ تمام دُوسرے تعلقات دب جاتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے حکم دیا۔ کہ جب میاں بیوی ملیں۔ تو دُعا کریں۔ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ یعنی اے اللہ ہمیں بھی شیطان سے بچا۔ اور اس میل کے نتیجہ میں اگر کوئی اولاد ہونے والی ہے۔ تو اسے بھی بچا۔ میاں بیوی کی محبت پاک ہی سہی۔ مگر ایسا نہ ہو۔ کہ ادنےٰ خیالات اعلےٰ پر غالب آ جائیں۔ اور اس طرح

محبت کے جذبات

غلبہ کے باعث جس نقصان کا احتمال ہو سکتا تھا۔ اس کا بھی انسداد کر دیا۔ پھر اس موقعہ پر جس قدر توجہ ایک دوسرے کی طرف ہوتی ہے اس کے نتیجہ میں رُوحانی طاقتیں باہر کی طرف جاتی ہیں۔ میاں بیوی کا یہ تعلق ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے میں

جذب ہونے کی کوشش

کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایسی رَو پیدا ہوتی ہے۔ کہ دماغی توجہات کو ایک ہی طرف بدل دیتی ہے۔ اس کے لئے اسلام نے غسل رکھا تا ایسا نہ ہو۔ کہ دماغ اس طرف لگا رہے۔ بلکہ جسم ٹھنڈا ہو کر بھاپ بند ہو جائے۔ گویا

غسل

ان نقائص کو دُور کرنے کے لئے ہے۔ جو باہم ملنے سے قدرتی طور پر پیدا ہو سکتے تھے۔ اور غسل کے ذریعہ پھر ان طاقتوں کو مجتمع کر دیا۔ تا دُوسری طرف ان کو لگایا جا سکے۔ پھر ان

تعلقات کو محدُود

کیا۔ بعض حالتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان میں میاں بیوی کا آپس میں ملنا دُرست نہیں ہوتا۔ بعض شرائع نے ایسی حالت کو گند قرار دیا ہے۔ اور تورات کا حکم ہے۔ کہ جب عورت حائضہ ہو۔ تو اسے الگ رکھا جائے۔ اور ہاتھ تک نہ لگایا جائے۔ بعض نے یہ حکم دیا ہے کہ ہر وقت مرد و عورت مل سکتے ہیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں

تمدن کے لئے تباہ کُن

ہیں۔ اگر بالکل علیحدہ کر دیا جائے۔ تو عورت

حقیر اور ذلیل

خیال کی جائے گی۔ اور اگر ملنے کی اجازت ہو۔ تو یہ دونوں کی صحت کے لئے تباہ کن ہے۔ اس لئے اسلام نے یہ تعلیم دی۔ کہ

هُوَ اَذًى

تکلیف کی چیز

ہے۔ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ لیکن عورت ایسی ہی پاک ہے جیسے تم۔ گویا ایک طرف تو علیحدگی کا حکم دیا۔ تا قوتیں پھر نشو و نما پائیں۔ اور دُوسری طرف گند کے نقصانات سے آگاہ کر دیا۔

پھر بُہت سے نقصے اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ بعض مذاہب میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ

عورت کی رُوح

اور ہے۔ اور مرد کی اور۔ بلکہ بعض عیسائیوں میں تو یہ خیال بھی ہے۔ کہ عورت کی رُوح ہوتی ہی نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا

مِنْ اَنْفُسِكُمْ

جیسی رُوح تمہاری ہے۔ ویسی عورتوں کی ہے۔

اب دیکھو۔ کیسی

امن کی تعلیم

ہے۔ عام طور پر اس سے لڑائی جھگڑا ہوتا ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں

عورت میں حس ہوتی ہی نہیں

چھاکو ناہیں۔ سیر و تفریح سب اپنے لئے ہے۔ ایسے لوگ عورت کو جب چاہیں مار پیٹ لیں گے۔ اور بلا وجہ اپنی سیادت جتاتے رہیں گے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ عورت میں حس نہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ پنجاب میں تو عام طور پر

عورت کو جوتی

سمجھا جاتا ہے۔ لیکن قرآن کریم نے بتایا۔ کہ مِنْ اَنْفُسِكُمْ میں اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ جس طرح بری بات تمہیں بری لگتی ہے۔ اسی طرح اسکو بھی بری محسوس ہوتی ہے۔ اور اسے بھی تمہاری طرح ہی اچھی باتوں کی خواہش ہے۔

یہ مضمون تو بہت لمبا ہے۔ اور ابھی میں نے اس کا پہلا حصہ ہی بیان کیا ہے۔ مگر چونکہ مغرب کا وقت ہو چکا ہے۔ اس لئے اسے بند کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں توفیق دے۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصلی شان

کو دنیا میں پیش کر سکیں۔ تا وہ لوگ بھی جو اس سے اس وقت دور ہیں۔ قریب ہو جائیں۔ اور ساری دنیا اس اخوت میں پروئی جائے جس کے لئے خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور وہ لڑائی جھگڑے دور ہو جائیں جنہوں نے

ایک آدم کی اولاد

کو دو کیمپوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔

جلسہ کے موقعہ پر علیحدہ مکان لینے والے دوستوں کے لئے اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء پر آنے والے جو دوست علیحدہ مکان اہل و عیال کی خاطر لینا چاہتے ہوں۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ کم از کم یکم دسمبر اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۳۲ء تک مطلع فرمائیں۔ تاکہ ہمارے منتظم مکانات خاطر خواہ انتظام کر سکیں۔ ورنہ مکانوں کی قلت کی وجہ سے ہم مجبور ہوں گے۔ کہ ۱۰۔ دسمبر کے بعد آمدہ خطوط کی تعمیل نہ کر سکیں۔ ۱۰۔ دسمبر تک آنے والے خطوط کی تعمیل انشاء اللہ حتی الوسع کی جائے گی۔ اس کے بعد کے خطوط کی تعمیل کے ہم ہرگز ذمہ وار نہ ہوں گے۔ جو دوست اپنے طور پر انتظام کر سکیں۔ وہ خود کر لیں۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

اشاعت ہدایت کے لئے ایک تجویز

الفضل کا خاتم النبیین نمبر تحفۃً بھجوایا جائے

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ پچھلے دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو اس کوتاہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو طبقۂ امراء کو تبلیغ میں ہوئی ہے۔ میرے خیال میں یہ موقعہ ہے۔ کہ ہم اپنا فرض ادا کرنے کے لئے اہل اسلام۔ معزز عہدہ داران۔ اور رؤساء کو خاتم النبیین نمبر بطور ہدیہ بھجوا کر تلافی مافات کریں۔ جس کے نتیجے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گونہ تعارف بھی ہو جائے گا۔ اور ان اوہام کا ازالہ بھی ہو جائے گا۔ جو آج کل اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے ہماری وابستگی و عقیدت اور اخلاص کے متعلق ڈالے جا رہے ہیں۔

پس اس تحریک کے پڑھتے ہوئے آپ اپنی استطاعت اور جوشِ اخلاص کے مطابق ہمیں ارشاد فرمائیں۔ کہ کتنے پرچے آپ کی طرف سے ایسے معززین کو ہدیۃً بھیجے جائیں۔

ایک تا تین پرچوں کے لئے چار آنے فی پرچہ کے حساب سے ٹکٹ آنے چاہئیں۔ اس سے زائد کے لئے منی آرڈر بہتر ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیں آرڈر دے دیا جائے۔ کہ ایک پرچہ یا اتنے پرچے ہماری طرف سے بھیجدیئے جائیں۔ اور قیمت بذریعہ دفتر محاسب قادیان یا اخبار کے چندے کے ساتھ بھیجنے کا حتمی موسمانہ وعدہ فرمایا جائے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس مبارک تحریک میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ ایسے معززین کے پتے دفتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں محفوظ ہیں یا ان سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ یا آپ خود اپنے علاقے یا شہر کے ایسے رؤساء و امراء و معزز عہدہ داروں کا ایڈریس لکھ بھیجیں۔

مینیجر الفضل قادیان

نظارتوں کے اعلانات

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا امتحان دینے والے اصحاب

اس سے پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب تحفہ گولڑویہ اور تذکرۃ الشہادتین کا امتحان ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء بروز اتوار ہوگا۔ جن احباب نے اپنے نام اب تک نہیں لکھائے۔ وہ اطلاع دیدیں۔ تاکہ ان کا نام بھی نوٹ کرلیا جائے۔

ذیل میں ان احباب کے اسماء اور پتہ تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے امتحان کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو۔ تو اس کی صحت کے لئے دفتر کو تحریر کیا جائے۔ اور جن کا نام رہ گیا ہو۔ وہ بھی مطلع فرمائیں۔

۱۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۲۔ حافظ بشیر احمد صاحب قادیان۔ ۳۔ سید نذر عباس صاحب بخاری۔ قادیان۔ ۴۔ گل محمد صاحب خلخواں۔ ایس۔ ڈی۔ او خوشاب ضلع شاہ پور۔ ۵۔ مرزا محمد حسین صاحب آئی۔ اے۔ او۔ سی کلرک ہیڈ کوارٹرز ناردرن کمانڈ راولپنڈی۔ ۶۔ ماسٹر چراغ الدین صاحب اول مدرس مٹھ لک ضلع سرگودھا۔ ۷۔ ملک شیر بہادر خانصاحب گرداور قانونگو حلقہ مٹھ لک ضلع سرگودھا۔ ۸۔ منشی حسن خانصاحب نائب مدرس مٹھ لک ضلع سرگودھا۔ ۹۔ منشی محمد زمان صاحب دیہاتی چیٹھی رساں مٹھ لک ضلع سرگودھا۔ ۱۰۔ منشی اللہ یار خاں صاحب نائب مدرس چک ۳۵ شمالی۔ سرگودھا۔ ۱۱۔ چوہدری فیض احمد صاحب پوہلا مہاراں۔ ڈاکخانہ چیندر کے چٹھاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ ۱۲۔ غلام رسول صاحب علیپو والی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ ۱۳۔ صوفی غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ۔ ۱۴۔ منشی محمد الدین صاحب پنشنر واصلباقی نویس کھاریاں گجرات۔ ۱۵۔ ملک عزیز احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ٹیکنیکل سیکشن دفتر گیریژن انجینیر ورنگ۔ ۱۶۔ سعیدہ رشیدہ صاحبہ بنت ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم قادیان۔ ۱۷۔ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب قادیان۔ ۱۸۔ اسم ع حی صاحب بہار شریف صوبہ بہار۔ ۱۹۔ غریب النساء صاحبہ معرفت مسٹر م ع حی صاحب بہار شریف صوبہ بہار۔ ۲۰۔ سید علی اکبر صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان۔ ۲۱۔ علی احمد جماعت ششم مدرسہ احمدیہ۔ ۲۲۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب انسپکٹر تبلیغ سامانہ ریاست پٹیالہ ۲۳۔ شیخ فتح محمد صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور مزنگ۔ ۲۴۔ چوہدری عبد الجلیل خانصاحب کلرک پوسٹ آفس مزنگ لاہور ۲۵۔ چوہدری عبد الرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سعدی پارک مزنگ لاہور ۲۶۔ صوفی علی محمد صاحب کلرک ملٹری اکونٹس کوٹ عبد الشاہ مزنگ لاہور

سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تعداد

سیرت النبیؐ کے جلسوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے دفتر سیکرٹری ترقی اسلام قادیان کی طرف سے تمام جماعتہائے احمدیہ کو رپورٹ فارم بھجوائے گئے تھے۔ مگر اب تک فارم مذکور جماعتوں کی طرف سے واپس نہیں آئے۔ جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ تو ہر جگہ کامیاب طور پر ہو چکے ہیں۔ مگر ان کی تعداد کو معلوم کرنے کے لئے رپورٹ فارم پر ہو کر جلدی واپس آنے چاہئیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا تمام عہدیداران تبلیغ کو بالخصوص اور جماعتہائے احمدیہ کو بالعموم اس اہم کام کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اگر کسی کو فارم ابھی تک نہ ملا ہو تو اب منگوالیں۔

تمام ان اضلاع یا حلقوں کی جماعتوں کو جنہوں نے جلسوں کی مطلوبہ تعداد کو پورا کر دیا ہو بطور انعام تبلیغی ٹریکٹ بھجوائے جائینگے جن کی قیمت کم سے کم پانچ روپیہ تک ہوگی (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

حصہ وصیت کی ادائیگی

وصیت نمبر ۱۶۹۷ مساۃ عائشہ بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب ملازم لنگر خانہ نے اپنا کل حصہ وصیت جس میں سے [illegible] پہلے ادا کر دئیے تھے۔ بقیہ حصہ مہر وغیرہ مبلغ [illegible] روپے ۹ نومبر ۱۹۳۲ء ادا کر دیا ہے۔ باقی موصیان بھی حصہ وصیت زندگی میں ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان)

بابو محمد شکور صاحب بنارس سے چار آنے اپنے پاس سے ڈال کر ۲۵ کی قسط ارسال کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پچیس روپے میں اپنا ذاتی چندہ الگ ارسال کر چکا ہوں۔ یہ پہلی قسط ۲۵ کی ہے۔

قریشی محمد شفیع صاحب کالاباغ کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے بیٹے قریشی احمد شفیع صاحب کو ضلع میانوالی کے معززین کی فہرست بنا کر مقرر فرمایا۔ کہ وہ کشمیر کے مظلومین کی امداد کے لئے چندہ جمع کریں نیز ملک حسن محمد صاحب علاقہ خانہ دیس نے مندرجہ ذیل مسلمانوں سے چندہ وصول کر کے بھجوایا ہے۔ محمد عمر کرانی ۱۶/ ۔ خواجہ ابراہیم کرانی ۱۲/ عبد اللہ نور محمد کرانی ۳/ شیخ محمد کرانی ۱/ منشی خدا بخش بلوچ ۱/ آدم کرانی ۳/ سلیمان قاسم ۱/ خیر محمد نور محمد کرانی ۳/ عبد اللہ خان [illegible] ساگ پارہ ۳/ فیض خان جوالدار ۱/ سیٹھ ابراہیم کانواپورہ ۱/ [illegible] مریم بائی ۱/ فتح محمد [illegible] پورہ ۱/ شمس الدین نور محمد کرانی ۳/ [illegible] اہلیہ منشی شمس الدین کرانی ۱/ سیٹھ الہ دین عقیل ۲/ ملک حسن محمد احمدی ۲/ اہلیہ ملک صاحب ۱/ عبد الرحیم احمدی ۱/ کل میزان ۲۵ روپیہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کرام کو جزائے خیر دے۔

مظلومین کشمیر کے لئے چندہ جمع کرنیوالے اصحاب

چندہ دینے والوں کے اسماء گرامی

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جماعت کے احباب کے لئے چندہ کشمیر کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "ضرورت ہے۔ کہ ہر جگہ کشمیر کے مظلوموں کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔ مونہہ کی ہمدردی کچھ چیز نہیں۔ جان تو بڑی چیز ہے۔ پہلے کچھ قربانی کر کے دکھانی چاہیئے۔ تاکہ اہل کشمیر کو یقین آ سکے۔ کہ ہمارے ہندوستانی بھائی ہم سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں۔۔۔۔ اگر ہندوستان کے مسلمان بیواؤں۔ یتیموں اور زخمیوں کی امداد کے لئے روپیہ نہ بھیج سکیں گے۔ تو مسلمانوں کے دشمنوں کو یقین ہو جائیگا۔ کہ مسلمانوں کو ایک ایک کر کے مار لینا آسان ہے پس میری ہر شخص سے جس تک میرا یہ اعلان پہنچے۔ درخواست ہے۔ کہ اپنے علاقہ میں اس غرض کے لئے چندہ جمع کر کے ارسال کرے۔ اس وقت کی ذرا سی سستی لوگوں کے لئے سخت تباہی کا باعث ہوگی۔ پس اگر بھکاریوں کی طرح دروازوں پر بھیک مانگ کر بھی چندہ جمع کرنا پڑے تو چندہ کریں۔ اور جلد ارسال کریں"

حضور ایدہ اللہ کے اس اعلان کی تعمیل میں چوہدری عبد المنان صاحب امیر جماعت کاٹھ گڑھ نے اپنے علاقہ میں مولوی عبد القادر صاحب سجووال نے ضلع ہوشیارپور میں میاں میراں بخش صاحب شیخ پور نے اپنے حلقہ کے دیہات میں اور حاجی غلام احمد خانصاحب امیر جماعت کریام نے اپنے حلقہ میں وصولی چندہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ وہاں سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر نے غازی پور کے علاقہ میں بھی کام شروع کر دیا ہے۔ سید صاحب لکھتے ہیں۔ "میں حسب الحکم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ عام مسلمانوں سے چندہ وصول کر رہا ہوں۔ گو مسلمان چندہ دینے میں بہت سست ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی گہری ہمدردی نہیں۔ بعض لوگ چندہ دیتے وقت بہت بڑا احسان کرتے ہیں۔ گویا دراصل یہ لوگ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی امداد کا خیال کر کے چندہ نہیں دیتے۔ بلکہ مجھ کو دیتے ہیں۔ تاہم میں حضور کے حکم کی تعمیل میں مظلومان کشمیر کے لئے دروازوں پر جا جا کر بھیک مانگ رہا ہوں۔ پہلی قسط ۲۵ کی روانہ کرتا ہوں۔ جس کی تفصیل یہ ہے"

غلام محمد عرف گاما پہلوان ۵/ امام بخش پہلوان برادر گاما پہلوان ۱/ محمد مجتبیٰ صاحب منصرم ۵/ محمد مسیح الدین صاحب تحصیلدار ۱/ شاہ محمد شریف صاحب پیشکار ۱/۸ عبد الرحمٰن صاحب ۲/ محمد خلیل الرحمٰن صاحب بی۔ اے ۲/ خانصاحب منشی محمد نذیر صاحب ۱/ ڈاکٹر محمد روشن خان صاحب ۲/ منشی جمیل الرحمٰن صاحب ۱/۸ محمد فیروز خان صاحب تحصیلدار ۱/ منشی محمد رشید صاحب [illegible]

فہرست نومبائعین

نمبر	نام	مقام
۲۱۹۴	زینب خاتون صاحبہ	لاڑکانہ سندھ
۲۱۹۵	عبدالمنان صاحب	〃 〃
۲۱۹۶	شمیم خاتون صاحبہ	〃 〃
۲۱۹۷	سعید احمد صاحب	فیروزپور
۲۱۹۸	ننھو بی بی صاحبہ	〃
۲۱۹۹	سید بی بی صاحبہ	〃
۲۲۰۰	زہرہ بی بی صاحبہ	〃
۲۲۰۱	امر خاتون صاحبہ	ضلع آگرہ
۲۲۰۲	منشی عبدالعزیز صاحب	ضلع لاہور
۲۲۰۳	مراد علی صاحب	ضلع گورداسپور
۲۲۰۴	سید ارادت علی شاہ صاحب	〃 〃
۲۲۰۵	صاحب نور صاحب	〃 〃
۲۲۰۶	برکت علی صاحب	جالندھر
۲۲۰۷	مصلح الدین صاحب	ضلع ڈھاکہ
۲۲۰۸	بدرالدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲۲۰۹	مہرالدین صاحب	〃 〃
۲۲۱۰	مختار محمد صاحب	〃 〃
۲۲۱۱	ایم۔ اے جلیل صاحب فیضی	حیدرآباد دکن
۲۲۱۲	کریم بخش صاحب	ضلع مرادآباد
۲۲۱۳	عبدالعزیز صاحب	〃 〃
۲۲۱۴	بدرالدین صاحب	〃 〃
۲۲۱۵	مہدی خاتون صاحبہ	〃 〃
۲۲۱۶	بشیرن صاحبہ	〃 〃
۲۲۱۷	عبدالحنیف صاحب	سماٹرا
۲۲۱۸	عبدالحمید صاحب	ضلع میمن سنگھ
۲۲۱۹	عبدالرزاق صاحب	〃 〃
۲۲۲۰	منشی محمد ابوالقاسم صاحب	〃
۲۲۲۱	اللہ رکھا صاحب	〃 شیخوپورہ
۲۲۲۲	شیخ خدابخش صاحب	〃 لائل پور
۲۲۲۳	قاضی غلام محمد صاحب	ضلع گجرات
۲۲۲۴	جنت بی بی صاحبہ	ضلع جالندھر
۲۲۲۵	چوہدری مولابخش صاحب	ضلع گورداسپور
۲۲۲۶	شہاب گل صاحب	پرد
۲۲۲۷	غلام حیدر صاحب	ضلع منٹگمری
۲۲۲۸	بشیر احمد صاحب	ریاست جموں

نمبر	نام	مقام
۲۲۲۹	عبدالرزاق صاحب	کوئٹہ بلوچستان
۲۲۳۰	مولوی یٰسین بیگ صاحب	دکن
۲۲۳۱	قمرالنساء صاحبہ	〃
۲۲۳۲	مسٹر عبدالعزیز صاحب	〃
۲۲۳۳	محمد خواجہ صاحب	〃
۲۲۳۴	زینب النساء صاحبہ	ضلع پوری یو۔ پی
۲۲۳۵	فضل الدین صاحب	راولپنڈی
۲۲۳۶	محمد اکبر صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۲۲۳۷	راج علی صاحب	〃 گجرات
۲۲۳۸	خدا بخش صاحب	〃 ڈیرہ غازیخاں
۲۲۳۹	شاہ محمد صاحب	〃 کرنال
۲۲۴۰	رحمت بی بی صاحبہ	〃 شاہپور
۲۲۴۱	عائشہ بی بی صاحبہ	قادیان
۲۲۴۲	رضیہ خاتون صاحبہ	بنگال
۲۲۴۳	اللہ دتا صاحب نمبردار	ضلع سیالکوٹ
۲۲۴۴	احمد صاحب	بنگال
۲۲۴۵	صاحب داد صاحب	ضلع گجرات
۲۲۴۶	رحیم نواز خان صاحب	بنگال
۲۲۴۷	محمد چراغ خان صاحب	ضلع جالندھر
۲۲۴۸	محمد کریم صاحب	〃 کوہاٹ
۲۲۴۹	بخت بی بی صاحبہ	بہاولپور
۲۲۵۰	عبدالمجید صاحب	ضلع مونگھیر
۲۲۵۱	چوہدری اللہ داد خان صاحب	〃 سرگودھا
۲۲۵۲	عصمت بی بی صاحبہ	قادیان
۲۲۵۳	میاں سراج الدین صاحب	پشاور
۲۲۵۴	نور بخش صاحب	جالندھر
۲۲۵۵	دین محمد صاحب	〃
۲۲۵۶	عبدالواحد صاحب	سیالکوٹ
۲۲۵۷	چوہدری غلام محمد صاحب	امرتسر
۲۲۵۸	عبدالغنی صاحب	سیالکوٹ
۲۲۵۹	حکیم عبدالمجید صاحب	بنارس
۲۲۶۰	میر مولابخش صاحب	منٹگمری
۲۲۶۱	زینب بی بی صاحبہ زوجہ مولابخش صاحب	〃
۲۲۶۲	محمد شفیع صاحب	گجرات
۲۲۶۳	پیر محمد صاحب	〃

نمبر	نام	مقام
۲۲۶۴	خیرالدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲۲۶۵	فضل بی بی صاحبہ	〃 〃
۲۲۶۶	جان بی بی صاحبہ	قادیان
۲۲۶۷	کبیر فاطمہ صاحبہ	ہوشیارپور
۲۲۶۸	بانو صاحبہ	〃
۲۲۶۹	بسی صاحبہ	〃
۲۲۷۰	غلام محی الدین صاحب	سری نگر
۲۲۷۱	سید محمد حسین صاحب	ملتان
۲۲۷۲	سکینہ بی بی صاحبہ	〃
۲۲۷۳	چوہدری علی محمد صاحب	فیروزپور
۲۲۷۴	فضل محمد صاحب	کپورتھلہ ریاست
۲۲۷۵	مرزا علی اکبر صاحب	جموں
۲۲۷۶	عبدالغنی صاحب	شورکوٹ
۲۲۷۷	عبدالجبار صاحب	〃
۲۲۷۸	محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے	〃
۲۲۷۹	والدہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے	〃
۲۲۸۰	اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے	〃
۲۲۸۱	اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب بی۔ اے	〃
۲۲۸۲	ہمشیرہ صاحبہ 〃	〃
۲۲۸۳	محمد علی صاحب	کراچی
۲۲۸۴	مولابخش صاحب	قادیان
۲۲۸۵	اہلیہ ڈاکٹر محمد خان صاحب	ضلع گجرات

افریقہ کے نومبائعین

نمبر	نام	مقام	ملک
۲۲۸۶	عبدالمجید صاحب	سیکنڈی	افریقہ
۲۲۸۷	سوسودو قاسی صاحب	〃	〃
۲۲۸۸	اسحاق کوکیو صاحب	〃	〃
۲۲۸۹	یعقوب صاحب	〃	〃
۲۲۹۰	احمد سبو صاحب	〃	〃
۲۲۹۱	محمد صاحب	〃	گولڈ کوسٹ
۲۲۹۲	داؤد صاحب	〃	〃
۲۲۹۳	صدیق صاحب	〃	〃
۲۲۹۴	یوسف صاحب	〃	〃
۲۲۹۵	فاطمہ صاحبہ	〃	〃
۲۲۹۶	عائشہ صاحبہ	〃	〃
۲۲۹۷	مریم صاحبہ	〃	〃
۲۲۹۸	لطیف صاحب	〃	〃
۲۲۹۹	احمد صاحب	〃	〃
۲۳۰۰	محمد صاحب	〃	〃

نمبر	نام	مقام	ملک
۲۳۰۱	ابراہیم صاحب	گولڈ کوسٹ	افریقہ
۲۳۰۲	ہارون صاحب	〃	〃
۲۳۰۳	براہیمہ صاحب	〃	〃
۲۳۰۴	سعید صاحب	〃	〃
۲۳۰۵	عیسیٰ صاحب	〃	〃
۲۳۰۶	حکیم صاحب	〃	〃
۲۳۰۷	بکر صاحب	〃	〃
۲۳۰۸	عبدالکریم صاحب	〃	〃
۲۳۰۹	یوسف صاحب	〃	〃
۲۳۱۰	یعقوب صاحب	〃	〃
۲۳۱۱	عبداللہ صاحب	〃	〃
۲۳۱۲	سعید صاحب	〃	〃
۲۳۱۳	لطیف صاحب	〃	〃
۲۳۱۴	محمد صاحب	〃	〃
۲۳۱۵	الحسن صاحب	〃	〃
۲۳۱۶	براہیمہ صاحب	〃	〃
۲۳۱۷	احمد صاحب	〃	〃
۲۳۱۸	حمید صاحب	〃	〃

(باقی آئندہ)

حیدرآباد کے نومبائعین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ چند ہفتوں میں حسب ذیل احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں استقامت نصیب کرے۔

۱ حکیم سید محمد احسن صاحب امروہی
۲ مولوی عبدالغنی صاحب سب انسپکٹر پولیس پربھنی
۳ مولوی سید محی الدین صاحب کلرک ہائیکورٹ
۴ مولوی علی محمد صاحب ہیڈ ماسٹر
۵ مولوی غلام نبی صاحب جمیدک
۶ مولوی احمد منور صاحب کلرک اسٹیٹ پیشکاری۔
۷ مولوی عبدالحمید خانصاحب لاہوری ہیڈ کانسٹیبل پولیس
۸ عبداللہ صاحب عرب منصبدار
۹ اہلیہ مولوی عبدالجلیل صاحب فیضی
۱۰ اہلیہ مولوی دلاور علی صاحب مرحوم
۱۱ اہلیہ عظیم الدین صاحب
۱۲ دختر عظیم الدین صاحب

بہت سارے تعلیمیافتہ نوجوان ایسے ہیں۔ جو ریڈنگ روم میں ہر دو شنبہ و پنجشنبہ درس قرآن مجید میں پابندی سے بعد نماز مغرب آیا کرتے ہیں۔ اور احمدیہ کتاب گھر سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب منگا کر پڑھتے ہیں۔ خاکسار احمد سعید [illegible]

ہومیوپیتھک علاج

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں مریضوں پر تجربہ کر کے ایک ایک دوا کا جسم کے ہر عضو پر اثر اور علامات معلوم کرنے کے بعد عوام کے فائدے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ اور نشتر کی تکلیف سے بچانے والی۔ پھوڑے اور بیرونی تکالیف کو بلا تکلیف اور بلا اپریشن مرہم سے ٹھیک کرتی ہیں۔ دنیا میں مقبول مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہو گئے ہیں۔ شافی خدا ہے۔ امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات کے لئے ان دواؤں سے افضل دوسری ادویات ہو ہی نہیں سکتیں۔ بچوں کیلئے تو عموماً دوسرے ڈاکٹر بھی یہی دوائیں دیتے ہیں۔ کیسا ہی مرض ہو مختلف علاج اور پیٹنٹ دوائیں کھا کر مرض کو پیچیدہ نہ بنائیے۔ ضرور تشریح آج ہی پوری پوری کیفیت مرض کی ارسال کریں۔ انشاء اللہ مفید اور قابل تعریف پائینگے۔ پتہ:- ایم۔ ایچ احمدی بیری اکبرپور کانپور

مفت! مفت!! مفت!!!
پیام شفا

مردوں اور عورتوں کے امراض مثلاً پائیریا۔ بواسیر۔ ذیابیطس وغیرہ جو فی زمانہ ایک حد تک شدید اور مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کے مستقل دفعیہ کی بالکل بے ضرر اور تیر بہدف ادویہ ہمارے دواخانہ پیام شفا میں موجود ہیں۔ معتبر اور زود اثر ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے مشہور و معروف اطباء اور ڈاکٹروں کے مطب میں استعمال ہو رہی ہیں۔ اطباء کی تصدیق اور ہر مرض کی تفصیل اور علامات فہرست ہذا میں درج ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد ہر ایک مریض اپنے مرض کے مطابق دوا خود تجویز کر سکتا ہے۔ اور ہم یہ ظاہر کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارا معیار ایمانداری اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانا ہے۔

حسب ذیل پتہ پر ایک کارڈ تحریر فرما کر فہرست پیام شفاء مفت طلب کریں۔ بعد ملاحظہ ہمارے بیان کی تصدیق ہو جائے گی۔

صحت خواہ
منیجر دواخانہ
پیام شفا
فراشخانہ دہلی

آفتابی ست سلاجیت

یہ وہ خاص دوائی ہے جو ہم نے اس سال بڑی محنت اور بصرف زر کثیر متعدد مرتبہ فلٹر کر کے آفتاب کی تپش سے تیار کی ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو دوسرے اشتہاری حکیم ایک روپیہ فی تولہ کے حساب سے فروخت کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب بقدر ضرورت منگوا کر آزمالیں۔ قیمت درجہ اول فی تولہ چار آنہ۔ قسم دوم ۲/ تاجروں کے ساتھ رعایت۔ عبدالغفار۔ عبدالغنی احمدی اینڈ سنز تاجران گلگت کشمیر

احمدیوں کیلئے خاص رعایت

فائدہ مند تجارت

اگر آپ موسم سرما میں امریکن استعمال شدہ گرم کوٹوں کی سر خرید کا نمونہ۔ یا ولایتی۔ امریکن بجاپانی کٹ پیس سستے مال کے نمونہ کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ یا یکصد روپیہ بغرض تجارت تھوک نرخ پر ہم سے منگوا کر فروخت کرینگے تو یقیناً معقول فائدہ اٹھائینگے۔ ذاتی ضروریات کیلئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر ہر حال میں آنی چاہئے۔ مفصل لسٹ طلب کر کے دوسروں کے مال اور قیمت کا مقابلہ کریں۔ (اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز جیکب سرکل بمبئی

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں!

جس صاحب کو جونسی چیز کی ضرورت ہو۔ وہ منگوا سکتے ہیں!

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں — اس رسالہ میں مردوں کی خاص امراض کی وجہ تسمیہ۔ علامات وغیرہ کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیواسطے اصول و نسخہ جات ہیں۔ [illegible] طالب علم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے گا۔

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری — یہ لیکچر کوی [illegible] پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدنے [illegible] ہال میں دیا تھا۔ [illegible] کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جاتا ہے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگا لیں۔

رسالہ ملیریا بخار — اس میں ملیریا موسمی بخار کی تشریح ہے ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا چاہئے کیونکہ کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا لیں۔

اخبار دیش اپکارک اردو — یہ ایک پندرہ روزہ اخبار ہے جسکو اپنی صحت [illegible] کا ذرا بھی خیال ہے وہ اس کو ضرور خریدیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ طلب کرنے پر درخواست دیں۔

رسالہ امرت دھارا — مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو کہ بہت سی امراض کا علاج ہے۔ اس کی مکمل تشریح اس رسالہ کے اندر ہے۔ مفت منگوا لیں۔

فہرست ادویات — [illegible] فہرست قواعد علاج جو [illegible] خط و کتابت کے لئے کیا جانا ہے [illegible]

سو سالہ جنتری مفت

خط و کتابت و تار کا پتہ

امرت دھارا ۹۳ لاہور — منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اعلان نیلام
موصلی سفید و چوب صندل

محکمہ جنگلات بھوپال میں موصلی سفید تازہ اور چوب صندل کا نیلام بتاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء بوقت ۱۲ بجے دن بمقام بھوپال ریونیو کورٹ دفتر جنگلات کیا جائیگا۔ شرائط نیلام و نمونہ دفتر کنسرویٹر بھوپال سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

کنسرویٹر جنگلات

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب کرسچن لیگ کی مجلس منتظمہ نے الہ آباد اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق ایک تازہ اجلاس منعقدہ لاہور میں یہ تجویز منظور کی ہے۔ کہ اس کانفرنس کا ہندوستان کے عیسائیوں اور لیگ ہذا کے وجود پر بہت برا اثر پڑیگا۔ لہٰذا موجودہ واقعات و حالات کی موجودگی میں اس کانفرنس کا فیصلہ عیسائیوں کے لئے کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

چوہدری چھوٹو رام صاحب ایم ایل سی نے ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کی اس تقریر اور عام روش پر جس کا اظہار انہوں نے ۸ نومبر کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں کیا۔ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے میں ڈاکٹر صاحب کی بدمزاجی پر حرف گیری نہیں کرتا کیونکہ کوئی شخص کسی کی سرشت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ خدائے جبار نے ان کی طینت کو ہی اس انداز پر بنایا ہے جس میں ضبط گفتار۔ رفعت اخلاق۔ نفاست احساس اور نرمیٔ جذبات کی ذرہ بھر بھی آمیزش نہیں۔ فاضل ڈاکٹر نے فرط غیظ سے دیوانہ ہو کر مجھ پر بے شمار بے بنیاد الزامات کی بوچھاڑ کی ہے۔ میں ان الزامات کی تردید ضروری خیال نہیں کرتا مجھے اس بات کا یقین ہے کہ پبلک واقعات و حقائق سے خوب آگاہ ہے۔ خدا نے ہر انسان کے پہلو میں ایک جج مقرر کیا ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے کثرت غضب سے اسے اپنے پہلو سے خارج نہیں کر دیا تو وہ اس منصف سے فیصلہ طلبی کی زحمت گوارا فرمائیں اور دیکھیں کہ اسے میرے ساتھ کس قدر اتفاق ہے۔ ڈاکٹر صاحب بھی اپنے منصب پر قائم ہیں اور میں بھی فرق یہ ہے کہ وہ اپنے منصب اور مالی فائدے سے متاثر ہو کر عدم تعاون جیسے عقیدہ کو ترک کر رہے ہیں لیکن بخلاف اس کے میرے اعمال کو میرے عقائد کی کسوٹی پر ہر وقت پرکھا جا سکتا ہے۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس کے اکثر ارکان اگرچہ منتشر ہو گئے ہیں مگر چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بدستور کام میں مشغول ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب اور سندھ کے مسائل کے متعلق ایک فارمولا مرتب کر لیا گیا ہے مخلوط انتخاب کی حمایت کی گئی ہے اور پنجاب کونسل میں مسلمانوں کے لئے باونے کی بجائے اکیاسی نشستیں تجویز کی گئی ہیں۔

پنجاب کونسل میں ۱۰ نومبر کو ایوان ثانی کے قیام کی تجویز پیش ہوئی۔ چونکہ زمیندار پارٹی متحدہ طور پر اس تجویز کے خلاف تھی اس لئے رائے شماری کے بغیر ہی یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔

مسٹر ہنری کریک رکن مالیات نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ یکم جنوری ۳۲ء سے ۳۱ اگست تک صوبہ پنجاب میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۵۰ ۱۱۵ اشخاص کو سزائیں دی گئی ہیں۔

معاہدات اوٹاوہ جو برطانی اور ہندوستانی مندوبین کے درمیان ہوئے ہیں ان پر مزید بحث و تمحیص اور غور کرنے کے لئے اسمبلی نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ۲۱ نومبر تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ رپورٹ پیش ہونے تک اس موضوع پر تمام بحث و تمحیص ملتوی رہے گی۔

جمہوریہ امریکہ کی صدارت کے لئے اس دفعہ دو امیدوار تھے۔ ایک تو سابق صدر مسٹر ہوور اور دوسرے نیویارک سٹیٹ کے گورنر مسٹر فرینکلن روز ولٹ۔ نیویارک سے ۹ نومبر کی اطلاع ہے کہ مسٹر روز ولٹ متحدہ امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ اور سابق صدر مسٹر ہوور انتخاب میں ناکام رہے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہوور کو صرف ۷۰ آراء ملیں بخلاف اس کے مسٹر روز ولٹ کے حق میں ۵۲۳ آراء تھیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ ۲۰ نومبر دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں منجملہ دیگر امور کے موجودہ سیاسی صورت حالات اور ملک میں تحریک اتحاد پیدا ہونے کے مسائل پر غور کیا جائیگا۔ ؂

نواب احمد یار خاں صاحب دولتانہ مجلس وضع آئین کی یونینسٹ پارٹی کے سیکرٹری نے اخبارات کو یہ بیان دیا ہے کہ ۹ نومبر کو پنجاب کونسل میں وزیر زراعت نے تقریر کرتے ہوئے چیلنج کیا تھا کہ وزراء کے نظم و نسق کی ایک غیر جانبدار کمیٹی کے ذریعہ تحقیقات کرائی جا سکتی ہے۔ میں اپنی پارٹی کی خواہش کے مطابق اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں نیشنل یونینسٹ پارٹی کو وزیر زراعت اور وزیر بلدیات کے ماتحت محکموں کی کارگزاری کے متعلق شدید شبہات ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ ان وزراء کے نظم و نسق کی کسی غیر جانبدار کمیٹی کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے تاکہ ہمارے شکوک کا ازالہ ہو۔

اخبار ایسٹرن ٹائمز لاہور نے وزیر اعظم سر آغا خاں۔ اور ٹائمز لنڈن کے نام ایک تار ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مسلمانان ہند کا واحد آرگن ایسٹرن ٹائمز نام نہاد اتحاد کانفرنس الہ آباد کی فریب کاریوں کی تردید کرتا ہے۔ مسلمان جداگانہ انتخاب کے مطالبہ پر قائم ہیں اور وزیر اعظم کے اعلان کو قبول کرتے ہوئے بنگال کے معاملہ میں ترمیم۔ علیحدگی سندھ۔ صوبہ سرحد کے لئے کامل صوبجاتی خود مختاری مرکز میں ایک تہائی نیابت اور کابینوں اور وزارتوں میں مسلمانوں کے لئے مناسب نمائندگی کی درخواست کرتے ہیں۔ ؂

یو۔پی کونسل میں ہوم ممبر نواب صاحب چھتاری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ فیض آباد ڈسٹرکٹ جیل کے قیدیوں میں سے ۲۸ کی سزا کو عارضی طور پر بی سے سی کلاس میں تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ ۱۵ اکتوبر کو جیل میں بی کلاس کے قیدیوں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی تھی کہ سپرنٹنڈنٹ جیل کے احکام کی تعمیل نہ کی جائے۔

بڈھلاڈہ ضلع حصار میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے والوں کی تلاش ہو رہی ہے۔ پولیس کی ایک کافی جمعیت اس کام کے متعین کر دی گئی ہے۔ اور مسٹر فریر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو انچارج افسر مقرر کیا گیا ہے۔

بلدیہ دہلی کے دو اچھوت نمائندے جو بلا مقابلہ منتخب کئے گئے ہیں۔ ۹ نومبر کو جب کمیٹی میں داخل ہوئے تو صدر نے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور کمیٹی کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ مسٹر اشنداچھوت نمائندہ نے جواب دیتے ہوئے ایوان کی عزت افزائی کے لئے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ صرف انگریزی راج کی برکت ہے۔ ورنہ اگر یہاں کے ہندوؤں کا بس چلے تو اس امتیاز ذات پات کو کبھی مٹنے نہ دیں۔

چین کی وزارت داخلہ نے مجلس اقوام کو چینی مردم شماری کی رپورٹ ارسال کر دی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چین کی آبادی ۴۷ کروڑ پچاس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔

کابل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ افغانستان کے ایک جرنیل غلام نبی خاں کو جو امان اللہ خاں کے وقت وزیر جنگ تھے اور بعد میں ماسکو میں سفیر مقرر ہوئے۔ اس بنا پر پھانسی دیدیا گیا ہے کہ انہوں نے افغانوں کو نادر شاہ کے خلاف بغاوت کرنے کی ترغیب دی اور اس طرح غداری کا جرم کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے کچھ خطوط برآمد ہوئے تھے جن کی بنیاد پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور لوئی جرگہ نے مکمل سماعت کے بعد انہیں پھانسی کی سزا دیدی۔ ؂

ضلع ڈیرہ دون کے حکام ریوالوروں کے ۹۵ فیصدی لائسنس منسوخ کر رہے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں دہشت انگیزی کی تحریک کے نشوونما کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انقلاب پسند لائسنس داروں سے ہتھیار چرا لیتے ہیں۔

نیویارک سے ۱۱ نومبر کی اطلاع ہے کہ کیوبا میں ایک زبردست طوفان دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آیا۔ جس سے ایک ہزار آدمی لقمہ اجل بن گئے۔ بہت سی کشتیاں غرقاب ہو گئیں نیشکر اور کیلے کی کاشت بھی برباد ہو گئی۔ طوفان۔ کے ساتھ زور سے بارش بھی ہوئی تھی۔ جس سے متعدد مکانات تباہ ہو گئے۔ ؂

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی